کے ایک تشنہ باب کے مکمل ہونے کی امید کی جاسکتی ہے۔قبل ازیں اس اہم علمی وادبی موضوع پر کوئی مربوط اور مکمل تحقیقی مطالعہ آج تک پیش نہیں کیا گیا حالانکہ یہ موضوع تاریخی اہمیت، علمی ضرورت اور ادبی وقعت کے سبب تفصیلی مطالعے کا مستحق ہے۔

تحقیق کے میدان میں نوع انسانی کی بہت بڑی خدمت یہ ہے کہ اس کے عہدِ حاضر کی تمام تر علمی ترقیات کو ماضی کی روایات سے مربوط کر کے مستقبل کی نقشہ گری کی جائے یہ تحقیقی مقالہ اسی اصول کی کارفرمائی میں اردو زبان وادب کی ایک گم شدہ کڑی کو بازیافت کرنے کی کوشش ہے۔اس مقالے سے پہلے اردو کے مغربی شعرا کے ذکر، سوانحی معلومات اور نمونۂ کلام پر مشتمل رام بابو سکسینہ کی کتاب "European & Indo European Poets of Urdu & Persian" شفقت رضوی کی تالیف ''اردو کے یورپین شعرا'' محمد سردار علی کا تذکرہ ''یورپین شعرائے اردو'' محمد یوسف الدین خواجہ کا ''تذکرہ یورپین اور انڈو یورپین شعرائے اردو'' ڈاکٹر مس رضیہ نور محمد کے تحقیقی مقالے ''اردو زبان وادب میں مستشرقین کی علمی وادبی خدمات کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ'' ڈاکٹر جواز جعفری کے تحقیقی مقالے ''اردو ادب یورپ اور امریکہ میں'' اور ڈاکٹر ذوالقرنین احمد (شاداب احسانی) کے تحقیقی مقالے ''کوئین فراسو۔حیات وخدمات بحوالہ خصوصی قصۂ عشق افزا'' کے علاوہ کچھ تذکروں اور چند مختصر مضامین میں اردو کے مغربی شعرا کے سوانحی حالات یا نمونۂ کلام کے ضمن میں کچھ معلومات تو ضرور ملتی ہیں۔لیکن ان تالیفات کو معلوماتی مآخذ کے علاوہ کچھ نہیں کہا جاسکتا کیوں کہ ان میں جابجا فنی وفکری تجزیے، زمانی ترتیب اور تحقیقی مطالعے کا فقدان نظر آتا ہے۔

تاریخ کے اوراق بتاتے ہیں کہ ہر عہد میں عصرِ حاضر کی علمی ترقیات کو ماضی کی علمی روایات سے مربوط کرنا اہلِ فکرو دانش کی اوّلین ترجیح رہی ہے چنانچہ یہ تحقیقی مقالہ بھی ماضی کی تاریخ اجاگر کرنے اور اہلِ اردو کے ساتھ ساتھ غیر اردو اقوام میں اردو زبان وادب کی ترویج نو کا رستہ ہموار کرنے کی ایک کاوش ہے۔

اس مقالے کا بابِ اوّل اردو شاعری کی روایت پر مشتمل ہے جس میں اردو زبان کی ابتدا، شعر کے مفہوم، شاعری کی مختلف تعریفات، اردو شاعری کے پس منظر، اردو شاعری کے آغاز، اردو شاعری کے ارتقا، چند معروف اور مروجہ اصناف شعر یعنی غزل، نظم، مثنوی، قصیدہ، مرثیہ، رباعی، قطعہ، حمد، نعت وغیرہ کا تاریخی، ہیئتی اور تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے اس باب کا مطالعہ کرنے سے یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ مغربی اقوام کی ہندوستان میں آمد کے زمانے میں ہندوستان کا ادبی وشعری منظر نامہ کیا تھا اور اردو زبان وادب کی ترویج واشاعت کے لیے علمی فضا کس قدر سازگار تھی۔

بابِ دوم بعنوان ''اہلِ مغرب کی ہندوستان آمد'' دو فصول پر مبنی ہے۔پہلی فصل مغربی اقوام کے ہندوستان میں ورود کا احاطہ کرتی ہے۔اس فصل میں تاریخی حقائق اور جغرافیائی حالات کے پیشِ نظر مغربی اقوام کی ہندوستان آمد اور یہاں قیام کے دوران ان کی تجارتی وسیاسی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔فصلِ دوم اہلِ مغرب کے ہندوستان میں علمی وتعلیمی اقدامات کی عکاس ہے۔اس فصل میں مغربی زبانوں کے ہندوستان کی مقامی زبانوں پر اثرات، اہلِ مغرب کی

...نی زبانوں بالخصوص اردو میں دلچسپی اوران کے قائم کردہ تعلیمی اداروں، اوری اینٹل سیمنری، فورٹ ولیم کالج اور ...ج کی اردو زبان وادب کے حوالے سے تدریسی، تصنیفی اور تالیفی خدمات کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ نیز اس فصل ...اہل مغرب کے علمی و ادبی کارناموں کا بھی ذکر کیا گیا ہے جو مذکورہ اداروں سے وابستہ نہ ہونے کے باوجود ...وتالیف کے میدان میں اردو زبان وادب کی خدمت کرتے رہے۔

...سوم بھی دو فصول میں منقسم ہے۔ فصلِ اوّل میں اجمالی انداز سے مغربی اقوام میں اردو شاعری کے اوّلین ...ہندوستان کا شعری منظر نامہ پیش کیا گیا ہے جب کہ فصلِ دوم اردو زبان کے اکیاون انگریز شعرا کے مختصر سوانح ...تصنیفات وتالیفات، فنی وفکری تجزیے اور نمونہ کلام کی آئینہ دار ہے۔

...چہارم ''غیر انگریز مغربی شعرا کی اردو شاعری'' پر محیط ہے۔ یہ باب بارہ پرتگالی شعرا، دو جرمن شعرا، تین ...عرا، اٹھارہ فرانسیسی شعرا اور پانچ امریکی شعرا و شاعرات کے سوانحی حالات، تصنیفات وتالیفات، فنی وفکری ...ور نمونہ کلام کی عکاسی کرتا ہے جب کہ اس باب کے بعد محاکے کی روشنی میں کچھ نتائج اخذ کیے گئے ہیں۔

...قی سفر کے دوران منزل تک رسائی میں خدائے بزرگ و برتر کے بعد میرے والدین، اہلِ خانہ اور اساتذہ ...میری توقع سے کہیں زیادہ معاونت اور رہنمائی کی۔ خاص طور پر استادِ محترم ڈاکٹر خالد محمود سنجرانی صاحب نے ...کی تلاش سے مقالے کی تکمیل تک جس طرح مشفقانہ انداز میں میری رہنمائی کی اُس کی مثال نہیں ملتی۔ اُن ...کر اساتذہ کرام میں سے ڈاکٹر ہارون قادر صاحب، ڈاکٹر تحسین فراقی صاحب، ڈاکٹر سعادت سعید صاحب، ڈاکٹر فخر الحق نوری صاحب، ڈاکٹر زاہد منیر عامر صاحب، ڈاکٹر محمد کامران صاحب، ڈاکٹر ناصر عباس نیر صاحب، ڈاکٹر ...رق ہاشمی صاحب، ڈاکٹر محمد سعید صاحب، اور ڈاکٹر سفیر حیدر صاحب کی رہنمائی بھی شاملِ حال رہی۔ ڈاکٹر ضیاء الحسن ...احب میرے استاد بھی ہیں اور محسن بھی ان کے اِحسانات کی فہرست اتنی طویل ہے کہ جس کا احاطہ ممکن ہی نہیں۔

دوستوں میں جناب امان اللہ کلیم موضوع کے انتخاب سے مقالے کے حرفِ آخر تک جس قدر میرے مددگار ر...ون رہے اس حوالے سے میں اُن کا جتنا بھی ممنونِ احسان رہوں، کم ہے۔ اُن کے علاوہ ڈاکٹر تیمور حسن، بلال حماد، ...عنصر اظہر، شہزاد اسلام، رانا غلام مصطفیٰ، شیراز احمد بھٹی، الفت عباس الفت، عبدالرؤف عمر، نصیر احمد، قیس اللہ، اقبال ...ن، مظہر مونس، تنویر احمد بھٹی اور ارشد حسین بھی میرے معاون رہے جب کہ میرے چھوٹے بھائی شکیل احمد نے بھی ...سے بھرپور تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ اِن صاحبانِ عالی شان کی قدر ومنزلت میں مزید اضافہ کرے۔

عبدالسعید

مارچ، ۲۰۱۶ء